احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۵۱ | اتوار ۔ ۲۹ ۔ محرم ۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۱۰ ۔ وفا ۱۳۷۳ ھش ‘ ۱۰ ۔ جولائی ۱۹۹۴ء

اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تمہیں متقی بنادے

تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو ۔ اللہ تمہیں متقی بنائے اور تقویٰ کے رستہ پر چلنے کی توفیق دے اور باریک در باریک راہیں جو اس کی رضا و رغبت کے حاصل کرنے کی ہیں وہ بتائے ۔ اور اپنے پاک اور نیک بندوں کی راہوں پر چلائے ۔ اور اپنے فضل کے دروازے تم پر کھولے ۔ اور ہر قسم کی خفیہ در خفیہ اور باریک در باریک شرارتوں سے پاک کر کے اپنے راستباز بندوں میں شامل کرے ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں ۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے ۔ اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں ۔ ایک ترک شر دوسرا افاضہ خیر ۔ ترک شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جبتک اس کے ساتھ افاضہ خیر نہ ہو ۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو ۔ جب تک یہ بات نہ ہو ۔ انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا ۔ دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے ۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے ۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے ۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۶۶)

تقویٰ ہر قسم کے فتنہ سے بچنے کیلئے حصن حصین ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کامل نیک (البرّ) وہ ہے جو تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہے اور فرمایا (۔) کہ بنیادی حکم تمہیں یہ دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو تمام نیکیاں بھی بجالاؤ گے اور تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ۔ ایسی کامیابی کہ جس کی نظیر دنیا میں نہیں تقویٰ کے بغیر تم نہیں پاسکتے ۔

حقیقت یہی ہے کہ جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایام الصلح میں فرمایا ہے ۔ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے ۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک انسان تقویٰ کی راہوں کو اختیار نہ کرے روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا ۔ جس کو پاکر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے یہ بھی وہی مضمون ہے جو (متقیوں کے لئے ہدایت ہے) میں بیان کیا گیا ہے کہ تقویٰ کے بغیر روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا ۔ حالانکہ قرآن کریم تو وہاں موجود ہے جس کو پاکر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے ۔ اس مضمون کو تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے ۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "تقویٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے ایک حصن حصین ہے" تقویٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے کیونکہ اگر تقویٰ نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے ۔ ریاء پیدا ہو سکتا ہے ۔ عجب پیدا ہو سکتا ہے ۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا ۔

(از خطبہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء)

ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے ۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم عبدالقدیر صاحب اسیر راہ مولیٰ ابن مکرم چوہدری عبدالرحیم مجاہد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ عائشہ صدیقہ خاں صاحبہ بنت مکرم ملک منیر احمد صاحب سیکرٹری مال ساہیوال کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ نے یکم جولائی ۹۴ء کو پڑھا اور دعا کروائی ۔

مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ۹ سال ۵ ماہ اسیر راہ مولیٰ رہے ہیں ۔ عزیزہ عائشہ صدیقہ خاں صاحبہ محترمہ امتہ الحق صاحبہ صدر لجنہ ضلع ساہیوال کی بیٹی ہیں اور محترم فیض الحق خاں صاحب آف کوئٹہ کی نواسی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے ۔

ولادت

○ مکرم محمود احمد صاحب دفتر وصیت (شعبہ کمپیوٹر) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۶ ۔ جون کو بیٹی سے نوازا ہے ۔ جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "غزالہ محمود" عطا فرمایا ہے ۔

خدا تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ ۱۹۹۴ء

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں ۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے ۔ اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے ۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں ۔ سو (۱۰۰) ہوں تو بہتر ہے" ۔

۲۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے

باقی صفحہ ۲ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

١- وفا ١٣٧٣ ھش ١٠- جولائی ١٩٩٤ء

بیماری اور اس کا علاج

بیماری روحانی ہو یا جسمانی- دو باتیں ہیں جو اس کو بڑھاتی ہیں- ایک بات تو یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ اسے کوئی بیماری لاحق ہو چکی ہے- اسنے اس بات کا احساس ہی نہ ہو کہ وہ بیمار ہے اور اسے علاج کی ضرورت ہے- اسی لئے ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ گاہے گاہے چیک اپ کرواتے رہنا چاہئے- اگرچہ یہ عمل اتنی توجہ چاہتا ہے کہ عام طور پر اتنی توجہ دی نہیں جا سکتی- کبھی اپنے آپ کو فرصت نہیں ہے اور کبھی چیک اپ کے لئے کوئی ڈاکٹر نہیں ملتا لیکن بہرحال چیک اپ ہے ضروری کیونکہ چیک اپ ہی سے پتہ چل سکتا ہے کہ کوئی بیماری تو لاحق نہیں ہو گئی-

اور دوسری بات جس سے بیماری بڑھتی ہے یہ ہے کہ طبی مشیر (حکیم یا ڈاکٹر) کی بات نہ مانی جائے- یا تو بات ماننے سے انکار کر دیا جائے یا بات کو درست جانتے ہوئے بھی اس کی طرف پوری توجہ نہ دی جائے- جب جب دوا کھانے کو کہا جائے دوا نہ کھائی جائے- یا کبھی کھالی اور کبھی نہ کھائی- یا تجویز کردہ خوراک سے کم کھائی جائے-

یہ دونوں باتیں بیماری کو بڑھاتی ہیں اور وقت کے اندر اندر علاج کر لیا جائے تو مہلک اثرات مرتب نہیں ہوتے- اور یہ بات جسمانی بیماریوں کے لئے بھی ویسی ہی درست ہے جیسی روحانی بیماریوں کے لئے- غالباً روحانی بیماریوں کے لئے زیادہ ہی درست ہے- کیونکہ روحانی بیماریوں کا چیک اپ بھی مشکل ہے اور ان کی طرف توجہ بھی کم ہوتی ہے- بعض روحانی بیماریاں ایسی ہیں کہ ان کے ہونے سے لطف آنے لگتا ہے- انسان گناہ کا زہر کھاتا ہے لیکن اسے تریاق سمجھتا ہے- گناہ کرتا ہے اور کرتا ہی چلا جاتا ہے حالانکہ یہ ایک روحانی بیماری کی علامت ہے اور اس کے علاج کی طرف توجہ ہونی چاہئے-

اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کا خالق ہے- اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے- اسے بیمار دیکھ کر خوش نہیں ہوتا- اس کی بیماری دور کرنے کے طریق بتاتا ہے- ہمیشہ سے دنیا میں یہی ہوتا آیا ہے کہ جب جب انسانیت زیادہ بیمار ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے علاج بتایا ہے- یہ اور بات ہے کہ کچھ لوگ اس علاج کی طرف توجہ کرتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے- اصول بہرحال یہی ہے کہ علاج کی طرف توجہ کی جائے گی تو شفا ہو گی-

اس سلسلہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے- حضرت صاحب فرماتے ہیں- "مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت، تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے"-

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ بیماری کیا ہے- بیماری کی فکر کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور بیماری کے علاج کا نسخہ بھی بتا دیا ہے-

اگر ہم اس ارشاد پر غور کریں اور اس پر عمل کریں تو ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے-

میں تو اک عنوان ہوں شاید لوگوں کے افسانے کا
میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں خواب کسی دیوانے کا
میں نے کب سوچا تھا ان کی بزم میں آنے جانے کا
میری ہستی مول پڑا ہے ان کے ایک بہانے کا

ابوالاقبال

ساقی نامہ

زمین سے آسمان تک گونج اٹھی ہماری پکار ساقی
بہار آئی' بہار آئی' بہار آئی' بہار ساقی

ہر ایک ذرّہ کو مہر و ماہِ فلک کی طرح نکھار ساقی
جنوں کے چہرے سے مَیلے مَیلے خِرد کے پردے اُتار ساقی

خنک خنک سی حسیں فضاؤں میں ذوقِ مستی اُبھار ساقی
شراب تو کیا مرے سبُو میں انڈیل شعلوں کی دھار ساقی

تری نگاہوں کے سرخ ڈوروں پہ دونو عالم نثار ساقی
مجھے بھی ان سرخ سرخ ڈوروں کا سا عطا کر خمار ساقی

کچھ اس طرح سے جُھکا ہوا ہے حرم پہ ابرِ بہار ساقی
ہر ایک زاہد سے چِھن گیا ہے سکون و صبر و قرار ساقی

یہ تیری بے اعتنائیاں ہیں کہ سوئے (....) رواں دواں ہیں
کچھ ایسے بادہ پرست بھی جو ازل سے تھے بادہ خوار ساقی

نسیم ایسے کچھ اور بھی ہیں جو میکدے کو دعائیں دیں گے
گناہگاروں میں روزِ محشر جو ہو ہمارا شمار ساقی

نورِ فطرت

بقیہ صفحہ ا

ہیں-

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"-

٣- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں-

آئندہ سو سالوں میں (دین حق) نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہیں- ایسے واقفین زندگی چاہیں جو خدا کی راہ میں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں- ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہیں-"

٤- جامعہ احمدیہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت کا فیصلہ ہے-

"ہر ضلع کی جماعت ٢٥٠ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں-

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ٢١ اگست ١٩٩٤ء کو ہو گا- امراء و صدر صاحبان' مربیان و معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین' ہونہار' خدمت دین کا شوق رکھنے والے' مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کے لئے کوشش فرمائیں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کا تذکرہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

آپ کا خاندان اپنے علاقہ میں ایک معزز خاندان تھا اور اس کا سلسلہ نسب برلاس سے جو امیر تیمور کا چچا تھا۔ ملتا ہے۔ اور جب کہ امیر تیمور نے علاقہ کش پر بھی جس پر اس کا چچا حکمران تھا قبضہ کر لیا۔ تو برلاس خاندان خراسان چلا آیا۔ اور ایک مدت تک یہیں رہا۔ لیکن دسویں صدی ہجری یا سولھویں صدی مسیحی کے آخر میں اس خاندان کا ایک ممبر مرزا ہادی بیگ بعض غیر معمولی وجوہات کے باعث اس ملک کو چھوڑ کر قریباً دو سو آدمیوں سمیت ہندوستان میں آ گیا اور دریائے بیاس کے قریب کے علاقہ میں اس نے اپنا ڈیرہ لگایا۔ اور بیاس سے نو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بسایا اور اس کا نام اسلام پور رکھا (-) چونکہ آپ ایک نہایت قابل آدمی تھے۔ دہلی کی حکومت کی طرف سے اس علاقہ کے قاضی مقرر کئے گئے۔ اور اس عہد کی وجہ سے آپ کے گاؤں کا نام بجائے اسلام پور کے اسلام پور قاضی ہو گیا۔ یعنی اسلام پور جو قاضی کا مقام ہے۔ اور بگڑتے بگڑتے اسلام پور کا نام تو بالکل مٹ گیا اور صرف قاضی رہ گیا۔ جو پنجابی تلفظ میں قادی بن گیا اور آخر اس سے بگڑ کر اس گاؤں کا نام قادیان ہو گیا۔

غرض مرزا ہادی بیگ صاحب نے خراسان سے آکر بیاس کے پاس ایک گاؤں بسا کر اس میں بود و باش اختیار کی اور اسی جگہ پر ان کا خاندان ہمیشہ قیام پذیر رہا۔ اور باوجود دہلی پایہ تخت حکومت سے دور رہنے کے اس خاندان کے ممبر مغلیہ حکومت کے ماتحت معزز عہدوں پر مامور رہے۔ اور جب مغلیہ خاندان کو ضعف پہنچا اور پنجاب میں طوائف الملوکی پھیل گئی تو یہ خاندان ایک آزاد حکمران کے طور پر قادیان کے ارد گرد کے علاقہ پر جو قریباً ساٹھ میل کا رقبہ تھا۔ حکمران رہا۔ لیکن سکھوں کے زور کے وقت رام گڑھیا سکھوں نے بعض اور خاندانوں کے ساتھ مل کر اس خاندان کے خلاف جنگ شروع کی۔ اور گو ان کے پڑدادا نے تو اپنے زمانہ میں ایک حد تک دشمن کے حملوں کو روکا۔ لیکن آہستہ آہستہ حضرت مرزا صاحب کے دادا کے وقت اس ریاست کی حالت ایسی کمزور ہو گئی کہ صرف قادیان جو اس وقت ایک قلعہ کی صورت میں تھا اور اس کے چاروں طرف فصیل تھی ان کے قبضہ میں رہ گیا۔ اور باقی سب علاقہ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ اور آخر بعض گاؤں کے باشندوں سے سازش کر کے سکھ اس گاؤں پر بھی قابض ہو گئے۔ اور اس خاندان کے سب مرد و زن قید ہو گئے۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد سکھوں نے ان کو اس علاقہ سے چلے جانے کی اجازت دے دی۔ اور ریاست کپورتھلہ میں چلے گئے۔ اور وہاں قریباً سولہ سال رہے۔ اس کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ کا زمانہ آ گیا۔ اور انہوں نے سب چھوٹے چھوٹے راجوں کو اپنے ماتحت کر لیا۔ اور اس نظام میں حضرت مرزا صاحب کے والد کو بھی ان کی جاگیر کا بہت کچھ حصہ واپس کر دیا۔ اور وہ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں ملازم ہو گئے۔ اور جب انگریزی حکومت نے سکھوں کی حکومت کو تباہ کیا۔ تو ان کی جاگیر ضبط کی گئی مگر قادیان کی زمین پر ان کو مالکیت کے حقوق دیئے گئے۔ حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:-

ان مختصر حالات کے لکھنے کے بعد سر لیپل گریفن کی کتاب "پنجاب چیفس" کا وہ حصہ جو حضرت مرزا صاحب کے خاندان کے متعلق ہے۔ ہم لکھ دینا مناسب سمجھتے ہیں:-

"شہنشاہ بابر کی عہد حکومت کے آخری سال یعنی ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمی ہادی بیگ باشندہ سمرقند اپنے گاؤں کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا اور ضلع گورداسپور میں بود و باش اختیار کی یہ کسی قدر لکھا پڑھا آدمی تھا۔ اور قادیان کے گرد و نواح کے ستر مواضعات کا قاضی یا مجسٹریٹ مقرر کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ قادیان اس نے آباد کیا۔ اور اس کا نام اسلام پور قاضی رکھا جو بدلتے بدلتے قادیان ہو گیا۔ کئی پشتوں تک یہ خاندان شاہی عہد حکومت میں معزز عہدوں پر ممتاز رہا اور محض سکھوں کے عروج کے زمانہ میں یہ افلاس کی حالت میں ہو گیا تھا۔ مرزا گل محمد اور اس کا بیٹا عطا محمد رام گڑھیا اور کنہیا مسلوں سے جن کے قبضہ میں قادیان کے گرد و نواح کا علاقہ تھا ہمیشہ لڑتے رہے۔ آخر کار اپنی تمام جاگیر کو کھو کر عطا محمد بیگووال میں سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کی پناہ میں چلا گیا۔ اور ۱۲ سال تک امن و امان سے زندگی بسر کی۔ اس کی وفات پر رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھیا مسل کی تمام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا۔ غلام مرتضیٰ کو قادیان واپس بلا لیا۔ اور اس کی جدی جاگیر کا ایک بہت بڑا حصہ اسے واپس دے دیا۔ اس پر غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں داخل ہوا اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات انجام دیں۔ نونہال سنگھ، شیر سنگھ اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام مرتضیٰ ہمیشہ فوجی خدمت پر مامور رہا۔ ۱۸۴۱ء میں یہ جرنیل ونچورا کے ساتھ منڈی اور کلو کی طرف بھیجا گیا اور ۱۸۴۳ء میں ایک پیادہ فوج کا کمیدان بنا کر پشاور روانہ کیا گیا ہزارہ کے مفسدے میں اس نے کارہائے نمایاں کئے۔ اور جب ۱۸۴۸ء کی بغاوت ہوئی تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا۔ اور اس کی طرف سے لڑا۔ اس موقعہ پر اس کے بھائی غلام محی الدین نے بھی اچھی خدمات کیں۔ جب بھائی مہاراج سنگھ اپنی فوج لئے دیوان مولراج کی امداد کے لئے ملتان کی طرف جا رہا تھا تو غلام محی الدین اور دوسرے جاگیرداران لنگر خان ساہیوال اور صاحب خان ٹوانہ نے مسلمانوں کو بھڑکایا اور مصر صاحب دیال کی فوج کے ساتھ باغیوں سے مقابلہ کیا اور ان کو شکست فاش دی ان کو سوائے دریائے چناب کے کسی اور طرف بھاگنے کا راستہ نہ تھا۔ جہاں چھ سو سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے الحاق کے موقعہ پر اس خاندان کی جاگیر ضبط کی گئی۔ مگر ۷۰۰ روپیہ کی پنشن غلام مرتضیٰ اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی۔ اور قادیان اور اس کے گرد و نواح کے مواضعات پر ان کے حقوق مالکانہ رہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضا ہو گئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو۔ اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا۔ بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے۔ اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے اور ہمدردی نہ کی جائے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ اسی طرح پر بھائی بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو خدا تعالیٰ نے (--------) کو بھی یہی طریق یعنی نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ان کو ملی۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ (-------) میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا۔ (------) مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے۔ جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہوں۔

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

تحریکِ وقفِ نو

تحریک وقفِ نو کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا:-

"پس میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم دعوت الی اللہ کے ذریعے روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں ہم اپنے آئندہ دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں اور یہ دعا مانگیں کہ اے خدا! ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک ہمارے ہاں بیٹی ہونا ہی مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے۔ مائیں یہ دعائیں کریں۔ جو کچھ ہمارے بطن میں ہے اسے قبول فرما۔ والد ابراھیمی دعائیں کریں کہ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے۔ ان کو اپنے لئے خاص کر لے۔ وہ تیرے ہو کر رہ جائیں۔ یہ تحریک میں اس لئے کر رہا ہوں تاکہ آئندہ صدی میں واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج ساری دنیا سے آزاد ہو رہی ہو ہم چھوٹے چھوٹے بچے خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔

اس وقف کی شدید ضرورت ہے کیونکہ آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں۔ ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں (-) کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔

اس سے پہلے بھی ہم تحریک کرتے رہے ہیں اور دوستوں کو اپنے بچے وقف کرنے کی ترغیب دلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن اس تحریک پر بعض خاص طبقوں نے اپنے آپ کو وقف زندگی سے بالعموم مستثنٰی سمجھا ہے۔ چنانچہ عملاً جو واقفین زندگی سلسلہ کو ملتے رہے ہیں وہ زندگی کے ہر طبقے سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحب حیثیت لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے لیکن بالعموم دنیا کی نظر میں جس طبقے کو بہت زیادہ عزت سے نہیں دیکھا جاتا۔ یعنی درمیانہ درجے کا جو غریبانہ طبقہ ہے اس میں سے بچے وقف کے لئے پیش ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس طبقہ سے واقفین زندگی کا آنا ان کی عزت بڑھانے کا موجب ہے۔ عزت گرانے کا موجب نہیں۔ لیکن دوسرے طبقوں سے واقفین زندگی کا نہ آنا ان کی عزت گرانے کا ضرور موجب ہے۔

پس میں اس پہلو سے مضمون بیان کر رہا ہوں کہ کسی کو ہرگز یہ غلط فہمی نہ ہو کہ اگر ظاہری عزت والے لوگ اپنے بچے وقف نہ کریں تو (اللہ تعالیٰ کی پناہ) جماعت محروم رہ جائے گی۔ اور جماعت کی عزت میں کمی آجائے گی۔ بلکہ میں ان خاندانوں کو جو وقف کی تحریک میں حصہ نہیں لیتے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی عزتیں باقی نہیں رہیں گی۔ وہ بظاہر دنیا میں معزز ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے خدا کے حضور اپنے بچے پیش کرنے کا گر نہ سیکھا تو خدا کے نزدیک وہ اپنے آپ کو آئندہ ذلیل کرتے چلے جائیں گے۔ دوست یاد رکھیں کہ وقف زندگی دراصل سنت انبیاء ہے۔ انبیاء کے بچوں سے زیادہ دنیا میں اور کوئی معزز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بچے اس عاجزی سے وقف کئے ہیں اس طرح گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے اور روتے ہوئے وقف کئے ہیں۔ کہ انسان ان کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔"

(تحریک وقفِ نو ص ۲۷)

بقیہ کالم ۴

انہوں نے جھوٹ ہی کہہ دیا کہ یہ کوئی عجیب بات نہیں کیونکہ اس سے پہلے اس کا بھائی (یوسف) بھی چوری کر چکا ہے۔ اس پر حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دیکھ کر کہ میرے منہ پر جھوٹ بول رہے ہیں۔ اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے باوجود طاقت کے ضبط سے کام لیا اور راز فاش نہ کیا۔ بلکہ خاموش رہے صرف اتنا کہا کہ تم لوگ بدترین حیثیت کے معلوم ہوتے ہو اور جو بات تم کہتے ہو اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

جواب:- ۱۔ الحکم ۲۔ البدر۔ الحکم تو اب بند ہو چکا ہے۔ البدر کچھ عرصہ بند رہنے کے بعد اب ہفت روزہ بدر کی شکل میں قادیان سے شائع ہوتا ہے۔

سوال:- روزنامہ الفضل کب جاری کیا گیا۔

جواب:- روزنامہ الفضل ۱۹ جون ۱۹۱۳ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ادارت میں جاری ہوا۔ ابتداء میں ہفت روزہ تھا پھر سہ روزہ ہوا اور ۸ مارچ ۱۹۳۵ء سے روزنامہ ہو گیا۔

خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ستارہ مظفر

حضرت یوسف علیہ السلام

اپنی کتاب حضرت یوسف علیہ السلام میں ستارہ مظفر مزید لکھتی ہیں:-

اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو تدبیر ضرور کرنی چاہئے مگر یقین خدا تعالیٰ کی ذات پر ہی رکھنا چاہئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس طرح الگ الگ دروازوں سے داخل ہونے کی نصیحت کرنے کی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو الہام کے ذریعہ کچھ حالات معلوم ہو گئے ہوں اور وہ یہ چاہتے ہوں کہ بن یامین کو یوسف علیہ السلام سے الگ ملنے کا موقع مل جائے۔ تاکہ وہ انہیں گھر کے حالات بتا سکیں۔ انہیں الہاماً یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں لیکن یہ یقین نہیں تھا کہ غلہ بانٹنے والے وزیر وہی ہیں۔

یا یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے بیٹوں سے حضرت یوسف علیہ السلام نے بہت سے سوالات کئے تھے۔ جس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ انہیں جاسوس سمجھ کر زیادہ سوالات کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کے والد نے احتیاطی طور پر الگ الگ دروازوں سے شہر میں داخل ہو کر مزید احتیاط کرنے کا مشورہ دیا۔

چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے والد کے حکم کے مطابق شہر میں داخل ہوئے اور جب وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حضور حاضر ہوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بن یامین کو اپنے پاس بٹھا لیا اور اسے بتا دیا کہ میں ہی تمہارا گمشدہ بھائی ہوں اور اس سے بہت اچھا سلوک کیا۔ تورات میں ہے کہ:-

"یوسف نے بھائیوں سے اچھا سلوک کیا ان کی خاطر مدارات کی۔ نوکروں کو حکم دیا کہ ان کو شاہی مہمان خانہ میں اتاریں۔ ان کے لئے پر تکلف دعوت کا سامان کیا۔ چند روز ٹھہرنے کے بعد جب یہ جانے لگے تو حکم دیا کہ ان کے اونٹوں کو اس قدر غلہ سے لاد دو جتنا کہ یہ لے جا سکیں"۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی بڑی خواہش تھی کہ کسی طرح اپنے بھائی بن یامین کو اپنے پاس روک لیں لیکن مصر کے قانون کے مطابق کسی غیر مصری کو بغیر معقول وجہ کے روک لینا سخت منع تھا۔ آپ روک نہ سکتے تھے اور ابھی وہ اپنے بھائیوں کو یا دوسروں کو اصل بات بتانا بھی نہ چاہتے تھے۔ اس وجہ سے خاموش رہے۔ جب چھوٹے بھائی کا سامان تیار ہو گیا تو از راہ شفقت حضرت یوسف علیہ السلام نے پانی پینے کا برتن اپنے بھائی بن یامین کے بورے میں رکھ دیا۔ تاکہ راستے میں پیاس کے وقت اس میں پانی پیئے۔ اس برتن کو رکھتے ہوئے ماپنے کا سرکاری برتن بھول کر ساتھ ہی بورے میں رکھا گیا۔

غلہ ماپنے کا سرکاری برتن بہت قیمتی تھا۔ جب وہ نہ ملا تو نوکروں نے اسے چوری قرار دیتے ہوئے اور اندازہ کر کے کہ ان دنوں یہی قافلہ آیا ہوا تھا۔ قافلہ والوں سے کہا کہ اے قافلے والو یقیناً تم چور ہو۔ انہوں نے شاہی کارندوں کی طرف منہ کر کے کہا تمہاری کیا چیز گم ہوئی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمارا غلہ ماپنے کا سرکاری شاہی پیمانہ گم ہو گیا ہے۔ اور جو شخص اسے تلاش کر کے لے آوے گا اسے ایک اونٹ کے برابر غلہ انعام ملے گا۔ قافلے والوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم یہاں اس لئے نہیں آئے کہ فساد کریں اور نہ ہی ہم چور ہیں۔ سرکاری کارندوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو اس فعل یعنی چوری کی کیا سزا ہو گی۔

انہوں نے کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس شخص کے سامان میں سے وہ کٹورا (برتن) نکل آئے وہ خود ہی اس فعل کا بدلہ ہو گا۔ (یعنی اسے رکھ لینا) ہم لوگ اس طرح ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔ تلاش کرنے والے نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بن یامین کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن سلوک دیکھ کر احتراماً پہلے دوسروں کے بوروں کی تلاشی لی۔ اور بعد میں بن یامین کے بورے کی تلاشی لی۔ آخر بن یامین کے بورے سے وہ برتن نکل آیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس یہ معاملہ پیش ہوا۔ تو وہ فوراً سمجھ گئے کہ کیا غلطی ہوئی ہے۔ لیکن اسے خدا تعالیٰ کی تدبیر سمجھتے ہوئے اس وقت تک خاموش رہے جب تک بھائیوں کا قافلہ چلا نہیں گیا۔ پھر بعد میں بتا دیا کہ بھول کر مجھ ہی سے رکھا گیا ہو گا۔ بھائی پر الزام نہ لگایا اور اس طرح ان کا بھائی ان کے پاس رہ گیا۔ بھائی بھی اسی واقعہ کو مرضی کے مطابق ہوتے دیکھ کر چپ رہا۔ کیونکہ یہ تو ان کے بڑے بھائیوں نے جوش میں آ کر کہہ دیا تھا کہ جس کے بورے میں سے پیمانہ نکلے وہی اس کا بدلہ ہو گا۔ اس طرح چوری کا الزام لگائے بغیر حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائی کو پاس رکھنے کا موقعہ مل گیا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے دیکھا کہ پیمانہ بن یامین کے بورے سے نکلا ہے تو

باقی کالم ۴ پر

چوہدری رشید الدین

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب

آخر دسمبر ۱۹۵۸ء میں کراچی سے تبادلہ پر جب خاکسار کوئٹہ پہنچا تو ریلوے سٹیشن پر میرے دوست مکرم چوہدری سردار احمد صاحب (حال لندن) میری راہنمائی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہی کے ہاں قیام ہوا۔ اگلے دن صبح ناشتہ کے بعد وہ ازراہ نوازش جماعتی عہدیداران سے ملاقات کے لئے ساتھ لے گئے۔ سب سے پہلے ہم قندھاری بازار کی ایک وسیع دوکان میں داخل ہوئے۔ کاؤنٹر پر باریش اور وجیہہ چہرہ والے ایک چاک و چوبند جوان تشریف فرما تھے۔ میرے دوست نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہیں جناب شیخ محمد حنیف صاحب سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ کوئٹہ اس کے بعد انہیں کچھ مزید کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ محترم شیخ صاحب نے بڑی بے تکلفی سے خود ہی اپنا تعارف کرایا (اور خاکسار کا حاصل کیا) جلد ہی چائے آ گئی۔ دوکان کے اندر انگیٹھی جل رہی تھی۔ باہر کی سردی کے بعد اس گرم ماحول میں گرم چائے نے خوب لطف دیا۔ اور اس سے کہیں بڑھ کر میزبان کی باتوں نے۔ قریباً ایک گھنٹہ تک یہ نشست رہی اور آخر میں یوں محسوس ہوا کہ کسی نئے شخص سے تعارف حاصل نہیں ہوا بلکہ ایک دیرینہ دوست سے مدت بعد ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس نشست کے دوران دیکھنے میں آیا کہ محترم شیخ صاحب ایک ہی وقت میں کئی کام کئے جا رہے ہیں۔ ہماری میزبانی بھی ہو رہی ہے۔ دوکان کے ملازمین کو ہدایات بھی مل رہی ہیں۔ جماعتی عہدیدار کوئی مسئلہ پیش کرتا ہے تو اسے راہنمائی مل جاتی ہے۔ اور پھر قسما قسم کے گاہکوں کو بھی مطمئن کر رہے ہیں۔ کسی سے اردو میں گفتگو فرما رہے ہیں تو کسی سے پنجابی میں۔ کسی سے پشتو میں بات ہو رہی ہے تو کسی سے براہوی میں۔ کسی سے فارسی بول رہے ہیں تو کسی سے انگریزی۔ اور پھر کمال یہ ہے کہ ہر زبان اہل زبان کے انداز اور لب و لہجہ میں۔ چھ سات زبانوں میں یہ فراوانی ایک غیر معمولی بات تھی نیز ان کی ذہانت اور لیاقت کی دلیل۔ میں نے ایک دفعہ ان سے دریافت کیا کہ باقی زبانوں کے بولنے والے تو یہاں موجود ہیں آپ نے ان سے ان کا انداز سیکھ لیا۔ لیکن انگریزی میں انگریزوں جیسا لب و لہجہ آپ نے کیسے حاصل کیا؟ فرمایا کہ آزادی سے قبل یہاں بہت انگریز ہوتے تھے۔ انہیں کوئٹہ کا ٹھنڈا موسم پسند تھا۔ انگریز مرد اور عورتیں ہماری دوکان پر جوتے خریدنے آتے تھے ان سے انگریزی میں خوب گفتگو ہوتی اور پیغام حق پہنچانے کا موقع بھی ملتا تھا۔ پھر ایک واقعہ سنایا کہ ایک دن ایک بوڑھی انگریز عورت جوتا خریدنے آئی۔ اس کے پاؤں کی انگلیاں کچھ ٹیڑھی سی تھیں۔ بہت جوتے پیش کئے لیکن اسے کوئی فٹ نہ آئے۔ کہنے لگی کیا بات ہے تمہارے پاس کوئی ایسا جوتا نہیں جو مجھے فٹ آ سکے؟ میرے بچپن کا زمانہ تھا۔ میں نے کہا میڈم جوتا تو ٹھیک ہے

Your finger is not right.

کہ تمہاری انگلی ٹھیک نہیں۔ اس پر اس نے اپنے ہاتھ کی انگلی کو پکڑے ہوئے کہا

Mr. Haneef look this is finger.

اور پھر پاؤں کی انگلی کو ہاتھ لگا کر کہا And this is toe یہ واقعہ بیان کر کے محترم شیخ صاحب نے بڑے ہی تشکرانہ انداز میں کہا کہ یہ میمیں ہماری استاد تھیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکرم شیخ صاحب نے لفظ لفظ اکٹھا کر کے بڑی محنت اور ذہانت سے زبانیں سیکھی تھیں اور پھر ان سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ مجھے بارہا مشاہدہ کا اتفاق ہوا کہ وہ لوگوں سے دینی گفتگو ہر زبان میں بڑے ہی موثر انداز میں کرتے۔ ہر شخص کی سمجھ اور علم کو مد نظر رکھ کر گفتگو کرتے۔ کسی کو احساس کمتری کا شکار نہ ہونے دیتے۔ جب دیکھتے کہ مخاطب بات نہیں سمجھ رہا تو اسے طعنہ دینے کی بجائے کہتے افسوس ہے شاید میں اپنی بات واضح نہیں کر سکا میں پھر بیان کرتا ہوں اور پھر اپنے مخصوص سادہ رنگ میں گفتگو شروع کر دیتے۔ مکرم شیخ صاحب بڑے صاحب علم آدمی تھے۔ ان کا علم تدریسی کم اور اکتسابی زیادہ تھا جو انہیں اپنے شوق، لگن اور محنت کی بناء پر حاصل ہوا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ نوجوانی میں ہی میرے دل میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کا شوق ڈال دیا۔ میں گھنٹوں دنیا و مافیہا سے بے خبر حضرت صاحب کی کتب پڑھتا رہتا۔ دراصل یہی علم کا خزانہ تھا جو انہیں ہاتھ آ گیا اور جسے وہ اپنی گفتگو کے ذریعہ حسب موقع لوگوں میں بانٹا کرتے تھے نیز اپنی تقریر اور تحریر میں بنیاد بنایا کرتے تھے۔ اسی سے وہ علم کلام کے ماہر بن گئے۔ میں نے دیکھا کہ مخالف کے رویہ کی وجہ سے جب انہیں اپنے علم کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوتی تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سے اخذ کردہ سعدی اور حافظ کے فارسی اشعار اور دلیل لمی وانی اور دلیل استقراء کا ذکر اس انداز سے کرتے کہ مخاطب مبہوت ہو کر رہ جاتا۔

اپنی تربیتی تقاریر میں بھی محترم شیخ صاحب حضور کی کتب کو سامنے رکھتے اور ان کے اقتباس حاضرین کو سنایا کرتے۔

خاکسار کے کوئٹہ آنے کے کچھ دیر بعد جماعت کے سہ سالہ انتخاب ہوئے اور مکرم شیخ صاحب امیر منتخب ہو گئے۔ اس سے قبل انہوں نے اپنا ایک خواب سنایا کہ وہ سورہ بقرہ کی آیات ۲۱ تا ۲۶ پڑھ کر تقریر کر رہے ہیں اور بڑے جوش سے لوگوں کو ان پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ تعبیر واضح تھی۔ مکرم شیخ صاحب نے ربع صدی سے زائد عرصہ تک بطور امیر جماعت کوئٹہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔

امیر منتخب ہونے کے بعد انہوں نے جماعتی تربیت اور تنظیم کی طرف خاص توجہ دی۔ خدام، انصار اور لجنہ کی تنظیموں کو مضبوط اور فعال بنایا۔ بفضل خدا جماعت نے ہر شعبہ میں ترقی کی۔ ان کا طریق تھا کہ سعادت مند نوجوانوں کو قریب لاتے اور اس رنگ میں ان کی تربیت کرتے کہ جلد ہی وہ مخلص خدام سلسلہ میں تبدیل ہو جاتے۔ اس زمانہ کے بہت سے خدام کو بعد ازاں ملک کے اندر اور باہر نمایاں خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی۔

موسم کی وجہ سے گرمیوں کی تعطیلات میں کوئٹہ کی رونق بہت بڑھ جاتی ہے۔ محترم شیخ صاحب ان ایام سے خوب فائدہ اٹھاتے۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کو خاص طور پر درخواست کر کے وہاں بلاتے اور اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں لگاتار اجلاس ہوتے رہتے۔ جن سے احباب کو بہت فائدہ حاصل ہوتا۔

ان ایام میں جامعہ احمدیہ کے غیر ملکی طلباء بھی کوئٹہ جایا کرتے تھے۔ محترم شیخ صاحب ان کی میزبانی بڑے ذوق و شوق سے کرتے۔ بلکہ بعض اوقات ان کے ناز بھی اٹھاتے۔

غیر ملکی طلباء کی مہمان نوازی محترم شیخ صاحب خاص اہتمام سے کرتے تھے اور جب تک جامعہ کے یہ طالب علم کوئٹہ جاتے رہے انہوں نے بڑے شوق سے یہ خدمت جاری رکھی۔

انسانی قدروں کے لئے ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے اور جماعت کو ہر جگہ اس کو موضوع بنانا چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دینی معلومات

سوال:۔ جماعت احمدیہ کا نام جماعت احمدیہ کب رکھا گیا۔

جواب:۔ مارچ ۱۹۰۱ء میں مردم شماری کے موقعہ پر۔

سوال:۔ جماعت احمدیہ میں ۲۳۔ مارچ اور ۲۰۔ فروری کے دن کیا اہمیت رکھتے ہیں۔

جواب:۔ ۲۳۔ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان کے مکان پر سب سے پہلی بیعت لی۔ اور ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کو مصلح موعود کے متعلق اشتہار شائع کیا گیا۔

سوال:۔ جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ کب ہوا اور اس میں کتنے احباب شریک تھے۔

جواب:۔ ۱۸۹۱ء میں اور ۷۵۔ احمدی احباب نے شرکت کی۔

سوال:۔ جلسہ اعظم مذاہب کب اور کہاں ہوا اس پر کیا نشان ظاہر ہوا۔

جواب:۔ یہ جلسہ لاہور میں ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ اور ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کے لئے ایک مضمون لکھا اور خدا سے خبر پا کر جلسہ سے پہلے ہی اعلان کر دیا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میرا یہ مضمون سارے مضمونوں پر غالب رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آپ کا یہ معرکتہ الآرا مضمون پڑھا گیا تو کیا مسلم اور غیر مسلم کیا دوست اور دشمن سب نے بالاتفاق اقرار کیا کہ آپ کا مضمون سب پر بالا رہا۔ یہ مضمون ......اصول کی فلاسفی کے نام سے بعد میں شائع ہوا۔

سوال:۔ بہشتی مقبرہ کی بنیاد کس سن میں رکھی گئی۔

جواب:۔ ۱۹۰۵ء میں۔

سوال:۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام کب ہوا۔

جواب:۔ ۱۹۰۶ء میں۔

سوال:۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں قائم ہونے والے ادارے کون کون سے تھے۔

جواب:۔ ۱۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ اس کی بنیاد ۱۸۹۸ء میں رکھی گئی۔ پہلے پرائمری پھر ہائی بنا۔ ۲۔ تعلیم الاسلام کالج ابتداً ۲۸ مئی ۱۹۰۳ء کو جاری ہوا مگر بعض مشکلات کی بناء پر دو سال بعد بند کرنا پڑا۔ پھر دوبارہ ۱۹۴۴ء میں قادیان میں جاری ہوا۔ ۳۔ مدرسہ احمدیہ ۱۹۰۶ء میں بعض جید علماء سلسلہ کی وفات پر جاری کیا گیا۔ اب جامعہ احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اس میں مربی تیار کئے جاتے ہیں۔

سوال:۔ سلسلہ احمدیہ کے وہ کون سے دو اولین اخبار ہیں جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت کے دو بازو قرار دیا۔

باقی صفحہ ۴ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

نئے پاسپورٹ

بتایا گیا ہے کہ اسلام آباد کا علاقائی پاسپورٹ آفس یکم جولائی سے یورو پیئن پاسپورٹوں کی طرح کے ایسے پاسپورٹ جن پر فریب دہی اثر نہ کر سکے پاکستانیوں کو جاری کرے گا۔ ڈائریکٹوریٹ آف پاسپورٹس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ ابتدائی طور پر یہ پاسپورٹ اسلام آباد کے دفتر سے ایک پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر جاری کئے جائیں گے۔ اور یہ پاسپورٹ ایسے ہوں گے کہ انگلستان سے درآمد شدہ مشینوں پر بنیں گے۔

اس نئے پاسپورٹ کا سائز چھوٹا ہو گا۔ اور یہ ایک ایسی مشین میں سے گذارے جائیں گے جس میں ۱۷۰۔ ڈگری حرارت ہو گی اور وہاں انہیں ۳۵ سیکنڈ تک رکھا جائے گا۔ ایسا کرنے سے فوٹو پیج کا پلاسٹک کاغذ ہی کے ساتھ مل جائے گا گویا دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑ جائیں گے کہ گویا انہیں ایک کر دیا گیا ہے۔ ایسا کرنے سے کوئی شخص پاسپورٹ کی تصویر تبدیل نہیں کر سکے گا۔ یورو پیئن پاسپورٹوں کے لئے جو اعلیٰ قسم کا کاغذ استعمال کیا جاتا ہے۔ وہی کاغذ یہاں بھی استعمال کیا جائے گا۔ اور ایسا کرنے سے کسی فریب دہی کا امکان باقی نہیں رہے گا۔ اور اگر کوئی فریب دہی کرے گا تو ڈائریکٹوریٹ کا سٹاف فوراً ہی اس بات کا پتہ چلائے گا۔ پاسپورٹ کا رنگ وہی رہے گا یعنی سبز لیکن اس پر ایک سنہرا حاشیہ لگا دیا جائے گا۔ اور یہ پاسپورٹ تمام ملکوں کے لئے ہو گا سوائے اسرائیل کے۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ حکومت نے تحصیلداروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو یہ اختیارات دے دئے ہیں کہ وہ پاسپورٹ کے فارموں کی تصدیق کریں۔ اس طرح پولیس کی تصدیق کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسا کرنے سے جو لوگ دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں انہیں فائدہ پہنچے گا۔ پاسپورٹ حاصل کرنے کی فیس حسب سابق ۵۰۰ روپیہ ہی رہے گی۔

الجیریا میں تصادم

بتایا گیا ہے کہ الجیریا میں ایک مظاہرے پر جو سخت گیر سیکولر لوگوں نے ثقافت اور جمہوریت کے لئے کیا تھا۔ اس پر اس ریلی کے علاقہ میں دو دھماکے ہوئے جن سے خاصا جانی نقصان ہوا۔ فرانس کے ایک نمائندہ نے جس کا تعلق ثقافت اور جمہوریت کی ریلی سے ہے بتایا ہے کہ دونوں طرفین کے لیڈر زخمی ہوئے۔ یہ تحریک مسلمان مجاہدین کے خلاف لڑ رہی ہے۔ کیونکہ مسلمان مجاہدین وہاں کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ اس حکومت کو فوج کی پشت پناہی حاصل ہے۔ ایک لیڈر مسٹر سعدی کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات سے نہ حیرانگی ہوئی ہے اور نہ تشویش۔ اگرچہ کئی لوگ زخمی ہو گئے ہیں لیکن یہ ان لوگوں کی ذمہ داری ہے جنہوں نے دھماکے کئے ہیں۔ یہ ریلی الجیریا کے سابق پریذیڈنٹ کی ہلاکت کی دوسری سالگرہ کے موقعہ پر منعقد کی جا رہی تھی۔ ان کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ تشدد پسندی کو روک کر جمہوریت کو فروغ دلایا جائے۔ بتایا گیا ہے دھماکے اس وقت ہوئے جب مسٹ۔ ایف۔ اے۔ سکوئر جو انڈی پنڈنس ایونیو کے قریب ہے سے مارچ شروع ہوا۔ دھماکوں کی آواز سے مظاہرین کسی قدر دہشت زدہ ہو گئے لیکن جلد ہی انہوں نے سنبھالا لیا اور پہلے سے بھی زیادہ زور سے نعرے لگاتے ہوئے مارچ جاری رکھا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ الجیریا کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ ایسا لگتا ہے کہ گاہے گاہے طرفین اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں اور اگرچہ اس کا نقصان عوام الناس کو ہوتا ہے لیکن دونوں طرف سے دعویٰ یہی کیا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ عوام الناس کے فائدے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ ان دھماکوں کے بعد ملک بھر میں تشدد کی لہر دوڑ گئی اور اگرچہ اعداد و شمار تو نہیں مل سکے لیکن کئی لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے یا زخموں سے چور ہو گئے۔

کویت کا مطالبہ

عراق کے کویت پر قبضہ کے نتیجہ میں ہونے والی خلیج جنگ کے مجموعی نقصان کا اندازہ لگانا تو مشکل ہے لیکن کویت نے حال ہی میں عراق سے ۱۴۱ ارب ڈالر مانگے ہیں۔ یہ مطالبہ اقوام متحدہ کے جنیوا میں قائم دفتر کو پیش کیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ کویت انوسٹمنٹ اتھارٹی کا مطالبہ ہے ایک کویتی سفارت کار نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انفرادی طور پر کمپنیوں کی طرف سے اور ریاست کی طرف سے چلائی جانے والی ایجنسیوں نے مل ملا کر جو دعویٰ پیش کیا ہے وہ ۷۸ء۔ ارب ڈالر بنتا ہے۔ یہ وہ رقم ہے جس کا اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ عراق نقصان پورا کرنے کے لئے ادا کرے۔ یہ رقم کل رقم کا تقریباً ۲/۳ بتائی جاتی ہے۔ جہاں تک انفرادی معاوضہ کے مطالبے کا تعلق ہے وہ لوگ جو زخمی ہوئے تھے یا جن کا کوئی شخص اس دوران ہلاک ہوا تھا یا جن کی املاک کو نقصان پہنچا تھا۔ وہ مطالبہ ایک سال بعد پیش کر دئے گئے تھے لیکن ابھی تک زیر غور ہیں۔ سولہ ممالک میں رہنے والے ۶۷۰۔ افراد کو نقصانات کے معاوضے کے طور پر ۲۶٫۷۵ ملین ڈالر اس ماہ ادا کئے گئے ہیں۔ اجتماعی طور پر جو مطالبات پیش کئے جائیں گے ان کی تاریخ یکم جولائی مقرر کی گئی تھی جبکہ حکومت اپنے مطالبات یکم اگست تک پیش کرے گی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے مطالبہ کیا ہے کہ عراق کے تیل کے اثاثے جو قبضے میں لئے گئے تھے اور جن کے متعلق خیال تھا کہ وہ ایک سو ارب ڈالر کے مطالبے چکا سکیں گے وہاں سے یہ رقم دی جائے۔

دارالحکومت میں میوزیم

پروفیسر احمد حسن دانی جو ثقافت اور سیاحت کے وفاقی وزیر کے مشیر ہیں نے لاہور میں بتایا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ ملک کے دارالحکومت میں قومی میوزیم کا افتتاح کریں گی۔ یہ بات اب حقیقت بن گئی ہے کہ سارے پاکستان کی ثقافت کو ایک جگہ دیکھنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ کسی جگہ پر اور سب سے بہتر دارالحکومت ہی ہو سکتا ہے ایک ایسا میوزیم تیار کیا جائے جو ملک کے تمام حصوں کی نمائندگی کرتا ہو۔ اس سلسلے میں بتایا گیا ہے کہ ایف۔ ۷ سیکٹر میں ایک عمارت حاصل کر لی گئی ہے۔ جسے عارضی طور پر میوزیم کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ جتنی اشیاء اس میوزیم کے لئے اب تک حاصل کی جا چکی ہیں وہ ساری کی ساری یکم اکتوبر کو اس عمارت میں دیکھی جا سکیں گی۔ لیکن جیسا کہ سب سمجھ سکتے ہیں ثقافت کی نئی سے نئی چیزیں دریافت ہوتی رہتی ہیں اور جیسے جیسے ان کا پتہ چلے گا انہیں اس قومی میوزیم میں رکھ دیا جائے گا۔ اسلام آباد کا یہ قومی میوزیم ان تمام پرانی اشیاء کو محفوظ رکھنے کے لئے مختلف تدابیر کرے گا اور دیگر ممالک کے سیاحوں کے لئے یہ ایک نہایت اچھا علاقہ فراہم کرے گا کہ وہ ایک ہی جگہ پر سارے پاکستان کی ثقافت ملاحظہ کر لیں۔ بتایا گیا ہے کہ یہ خیال کہ یہاں ایک ایسا میوزیم ہونا چاہئے آج سے ۳۰ سال قبل پیش کیا گیا تھا۔ لیکن سابق حکومتوں کو اس سلسلے میں کچھ بھی کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ڈاکٹر دانی نے کہا کہ دارالحکومت کا یہ میوزیم دنیا بھر کے سیاحوں کو پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں یہاں بلانے کا باعث ہو گا۔ جہاں تک ثقافتی چیزوں کا مختلف علاقوں کے میوزیم میں موجود ہونے کا سوال ہے بتایا گیا ہے کہ یہ میوزیم صرف ان چیزوں کو مردہ آرٹیکلز کی طرح حاصل کرتے ہیں۔ یہ اپنی ثقافت کا کوئی پیغام دوسروں تک پہنچانے کے قابل نہیں ہیں گویا کہ ڈاکٹر دانی کے خیال میں نیا میوزیم ایسا ہو گا جیسا کہ بزبان حال اپنی کہانی بتا رہا ہو گا۔ اس سلسلے میں یونیسف نے بھی ۲۵۔ ہزار ڈالر کی پیش کش کی ہے۔ اس روپیہ کو ایک تربیتی کورس کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ وفاقی حکومت نے ایک قومی فنڈ برائے ثقافت اور ورثہ مختص کیا ہے۔ یہ رقم آٹھ کروڑ روپے ہے۔ ڈاکٹر دانی نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ پانچ کروڑ روپیہ ہر سال اس پر مزید خرچ کیا جایا کرے گا۔ یہ مختلف طریقوں سے اکٹھا کیا جایا کرے گا۔

یمن معاہدہ

شمالی یمن جنوبی یمن پر حملہ آور ہے اور عام طور پر ایسی خبریں مل رہی ہیں کہ اب عدن میں بھی دست بدست لڑائی ہونے کے امکانات ہیں۔ جنوبی یمن نے یہ کہہ رکھا ہے کہ ہم کسی طرح بھی اپنے آپ کو شمالی یمن کے سپرد نہیں کریں گے اور شمالی یمن نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ جب بھی ہماری فتح کا عمل مکمل ہو گیا ہم جنوبی یمن کے لیڈروں کو باغی قرار دے کر کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ ایک دو دفعہ جنگ بندی کی خبریں بھی آئی ہیں۔ لیکن یہ جنگ بندی جلدی ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اب پتہ چلا ہے کہ اس سلسلے میں ماسکو نے بھی ایک کوشش کی تھی چنانچہ جنوب اور شمال کے یمنی لیڈروں نے ایک جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ ان پر دستخط کرنے والوں میں وزیر خارجہ محمد سالم باسندوا جو شمالی یمن کے نمائندے تھے اور سلیم محمد جو جنوبی یمن کی طرف سے آئے تھے۔ ان دونوں نے اس معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ اس معاہدے پر دستخط کرنے کے ساتھ ہی یہ اطلاع ملی کہ ایک پہلے جنگ بندی معاہدے کے بعد جو ریڈ کراس کے ذریعے طے پایا تھا پھر جنگ شروع ہو گئی ہے۔

اس معاہدے پر دستخط کئے جانے کے بعد روسی وزیر خارجہ اینڈری کوزی ریف نے صدر یلسن کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا تھا کہ یہ معاہدہ جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے پہلا قدم سمجھا جائے۔ صدر یلسن نے مزید کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ طرفین خود اپنے تعلقات کو بہتر بنائیں۔ جنگ بندی کو مضبوط کریں اور کوئی ایسا طریق کار وضع کریں کہ جس سے جنگ بندی قائم رہے۔ صدر یلسن اور وزیر خارجہ نے کہا کہ یمنی مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جانا چاہئے۔

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شمالی یمن کے حملے

بتایا گیا ہے کہ گذشتہ اتوار کے روز شمالی یمنیوں نے عدن پر راکٹوں کا حملہ کر کے چالیس شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ان میں کچھ بچے بھی شامل ہیں۔ یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب کہ شمالی یمن کی عدن کے محاصرے کے سلسلے میں مذمت کی جا رہی ہے۔ اس محاصرے کی وجہ سے عدن میں خوراک پہنچانے حتیٰ کہ پینے کے لئے پانی مہیا کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ ان علاقوں میں جہاں شمالی یمنیوں نے راکٹ برسائے ہیں انسانی جانوں کی ہلاکت کی خبریں مل رہی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ شمالی یمن نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ عدن کو ہر حال میں فتح کیا جائے گا۔ اور وہاں پر باغی لیڈروں کو بغاوت کی سزا دی جائے گی۔ اگر اس نے یہ کر رکھا ہو تو ماسکو میں جس معاہدے پر دستخط کئے ہیں اس بناء پر لڑائی بند ہو جانی چاہئے۔ اس معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے شمالی یمن کے وزیر خارجہ اور جنوبی یمن کے ایک نمائندے روس میں موجود تھے۔ اور دستخط کر لینے کے بعد جب پریس کانفرنس کا اعلان کیا گیا تو روس کے صدر بورس یلسن نے تاکید کی کہ جنوبی یمن اور شمالی یمن خود ہی مل جل کر اس جھگڑے کو نبٹائیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہو سکا تو یہ جھگڑا ابھی لمبا چلے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں عرب ریاستیں بھی آپس میں بٹ جائیں گی۔ ایک طرف اس معاہدے پر دستخط کر دیئے گئے ہیں اور دوسری طرف عدن پر راکٹ برسا کر کئی شہریوں کو ہلاکت کے منہ میں دھکیل دیا گیا ہے۔ یہ تضادات ہیں جن کی وجہ سے یمن کا جھگڑا ختم نہیں ہوتا۔

افغانستان / حامد الغابد

تنظیم اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل حامد الغابد نے افغانستان میں امن کے قیام کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے تین افغانی رہنماؤں سے گفت و شنید کی ان کا پہلا تاثر یہ ہے کہ اگر اس طرح گفت و شنید جاری رہی تو اس علاقہ میں امن کا قیام ممکن ہو جائے گا۔ ڈاکٹر غابد سابق افغان صدر اور نیشنل لبریشن فرنٹ کے رہنما پروفیسر صبغت اللہ مجددی اور پیر سید احمد گیلانی جو اسلامک فرنٹ کے لیڈر ہیں ان سے ملے۔ وہ حرکت اسلامی افغانستان کے نمائندے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس دفعہ اس ارادے سے افغانستان آئے ہیں کہ وہ پوری طرح کوشش کرنے کے لئے زیادہ عرصہ قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ اکثر ایسا ہوتا رہا ہے۔ کہ جلدی جلدی ایک معاہدہ طے پا گیا اور کچھ عرصہ بعد اس معاہدے کی خلاف ورزی شروع ہو گئی جنگ بندی بھی ہوتی رہی ہے اور ٹوٹتی بھی رہی ہے۔ اب پھر صدر افغانستان نے اپنی طرف سے جنگ بندی کا اعلان کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ ان کے اسلحہ بردار لوگ اپنی اپنی جگہ پر رہیں گے اور اپنا دفاع بھی کریں گے لیکن کسی پر حملہ نہیں کیا جائے گا۔ حامد الغابد اگر مختلف دھڑوں سے ملتے رہیں تو امید ہے کہ افغانستان میں امن قائم ہو جائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں سب سے بڑی پریشانی یہی ہو گی کہ یہ امن کتنی دیر تک قائم رہے گا۔ آخر غابد ہمیشہ کے لئے تو افغانستان میں نہیں رہیں گے۔

وفود کے دورے

بتایا گیا ہے کہ پاکستان اس کوشش میں ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرانے کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اگلے اجلاس میں ایک قرارداد پیش کی جائے۔ یہ امور خارجہ کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر الیس۔ ڈی۔ خاں نے بتایا آپ ایک پریس کانفرنس سے اتوار کے روز خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان مختلف ممالک میں اپنے نمائندے بھیج رہا ہے تاکہ وہاں کی حکومتوں اور عوام الناس کو مقبوضہ کشمیر کے حالات سے آگاہ کیا جائے اور ان کی اس سلسلے میں ہمدردیاں حاصل کی جائیں آپ نے مزید بتایا کہ جولائی اگست میں تین پارلیمانی وفود جنوبی ایشیا مشرقی اور مغربی ممالک کا دورہ کریں گے۔ سب سے پہلا وفد سنگا پور' ملائشیا' انڈونیشیا' آسٹریلیا اور کوریا جائے گا۔ اس وفد کا جولائی کے پہلے ہفتے میں جانے کا پروگرام ہے۔ جولائی کے وسط میں ایک اور وفد بھیجا جائے گا جو روس' ہنگری' پولینڈ' رومانیہ' بلگیریا جا کر اپنے خیالات کا اظہار کرے گا۔ تیسرا وفد کینیڈا' امریکہ' پانامہ' میکسیکو' برازیل اور ارجنٹائن جائے گا۔ یہ وفد اگست کے پہلے ہفتہ میں پاکستان سے روانہ ہو گا۔ اس دفعہ کے وفود میں غیر حکومتی تنظیموں کے افراد ہوں گے پارلیمان کے اراکین بعض سیاسی لیڈر اور صحافی تمام وفود میں اسی طرح کے لوگ شامل کئے جائیں گے۔

روانڈا

روانڈا کے صدر اور بعض دیگر افریقی لیڈروں کی ہوائی جہاز کے حادثے میں ہلاکت کے بعد روانڈا میں خانہ جنگی شروع ہو گئی تھی جو ابھی تک جاری ہے۔ باغی فوجیں دارالحکومت کے قریب اس طرح لڑ رہی ہیں گویا وہ عنقریب حکومت حاصل کر لیں گی۔

دونوں طرف سے ایک دوسرے پر جو حملے ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر شہری مارے جاتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں شہری پناہ لینے کے لئے قریب کے ملکوں میں جا رہے ہیں۔ لیکن یہ مار دھاڑ جاری ہے۔ اب اقوام متحدہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک وفد بھیجے گی اور یہ وفد وہاں کی خانہ جنگی کے متعلق رپورٹ پیش کرے گا۔ زیادہ تر اس بات کی طرف توجہ دلائی جائے گی کہ کس طرح شہری آبادی قتل و غارت کا سامنا کر رہی ہے۔ بہت سی لاشیں سڑکوں پر ملتی ہیں۔ ہسپتال زخمیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور مزید زخمیوں کو داخل کرنے سے معذرت کرتے ہیں۔ قبائلی جھگڑوں میں کبھی ایک قبیلہ اور کبھی دوسرا قبیلہ ملک چھوڑ کر دیگر ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ اقوام متحدہ کا یہ وفد کسی ایسے نتیجہ پر پہنچ سکے جس سے روانڈا کو امن حاصل ہو۔

اطلاعات و اعلانات

مشرقی یورپ میں تعلیم کے مواقع

○ مشرقی یورپ میں میڈیکل اور دیگر کورسز کے لئے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ ایسے احمدی طلبہ جو وہاں داخلہ کے خواہشمند ہوں اپنے کوائف امیر صاحب یا صدر صاحب سے تصدیق کروا کے فوری طور پر وکالت تبشیر ربوہ میں بھجوا دیں۔

(وکالت تبشیر)

تلاش گمشدہ ہینڈ پرس

○ جمعہ کی رات گولبازار سے دار النصر آتے ہوئے ایک سیاہ رنگ کا ہینڈ پرس جس میں چابیاں اور ضروری کاغذات ہیں کہیں گر گیا ہے جس کسی کو ملے مکرم صدر عمومی صاحب ربوہ کو اطلاع دیں۔ پہنچانے والے کو ۱۰۰ روپیہ انعام دیا جائے گا۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد اعجاز صاحب وغیرہ بابت ترکہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ)

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد اقبال صاحب ساکن مکان ۴۵/۴ احاطہ بی بی پوسٹ آفس چاہ میراں لاہور کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوفہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر ۱۶/۱۹ واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ان کی بیٹی محترمہ نسیم ایوب صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر ایوب اقبال احمد صاحب مکان ۵/۳ دار البرکات ربوہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم خواجہ محمد اقبال صاحب (خاوند)
۲۔ مکرم خواجہ محمد اعجاز صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم خواجہ محمد ارشاد صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم خواجہ محمد اشفاق صاحب (بیٹا' وفات یافتہ)
۵۔ محترمہ نسیم ایوب صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ شمیم صاحبہ (بیٹی)

مکرم خواجہ محمد اشفاق صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء میں ایک بیوی اور دو نابالغ بچیاں شامل ہیں۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

ہر قسم کے فرج' فریزر' کوکنگ رینج' گیزر' واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہنشاہ پلازا - چاندنی چوک
مری روڈ - راولپنڈی
فون: 420958

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسول • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر طاہر حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیور ہومیو میڈیکس (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 4524-771 / 04524-211283 / فیکس 212299

خبریں

ربوہ : 9- جولائی-1994ء
آج گرمی میں کمی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 38 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ توہین رسالت کا قانون برقرار رہے گا۔ اس قانون میں ترمیم کی ہے نہ ایسا کرنے کا ارادہ ہے۔ ہم علماء کا احترام کرتے ہیں۔ حکومت نے ہمیشہ ان سے مختلف معاملات پر مشاورت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہران بینک کے حوالے سے الزامات سے میں انشاء اللہ سرخرو ہوں گا۔ الزام تراشیوں سے مشتعل نہیں ہوں گا اور جلد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے آجائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ نظام کو غیر مستحکم کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری حکومت عوام کی اقتصادی حالت کو بدلنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور اقتصادی انقلاب لایا جائے گا اور دولت کی مساوی تقسیم ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ اپنے موجودہ پانچ سالہ دور حکومت میں ملک کے تمام دور دراز علاقوں اور دیہات کو بجلی فراہم کردی جائے گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک کی مجموعی صورت حال تشویش ناک صورت اختیار کر گئی ہے اقتصادی عمل کو فروغ دینے کی بجائے شعوری طور پر ملک کو نقصان پہنچانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو جان و مال کا کوئی تحفظ نہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے رابطہ عوام" مہم کے سلسلے میں فیصل آباد میں اپنے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اقتدار کا شوق نہیں۔ وہ صرف عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے پہلے کشکول اٹھا کر بھیک مانگی جاتی تھی لیکن ہم نے کشکول ہمیشہ کے لئے توڑ دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر لغاری نے یونس حبیب سے کروڑوں روپے رشوت وصول کی' اپنے بیٹے کی ڈگری کی خاطر سرکاری خرچ پر امریکہ کا دورہ کیا۔ ڈگری قوم کو کروڑوں روپے میں پڑی۔ اب فاروق لغاری کو ایوان صدر چھوڑنا پڑے گا۔

○ کوئٹہ میں طوفانی بارش اور سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد ۱۲۔ تک پہنچ گئی ہے کوئٹہ میں پانی کے باعث کئی سڑکیں اور پھلوں کے باغات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے توہین رسالت قانون کے متعلق وزیر قانون سید اقبال حیدر سے منسوب بیان کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت توہین رسالت کے قانون میں ترمیم یا سزا کم کرنے پر غور نہیں کر رہی۔ بلکہ توہین رسالت کے قانون کو ذاتی دشمنی نکالنے کا ذریعہ بننے سے روکنا چاہتی ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ حکومت ناموس رسالت جس کے لئے پھانسی سے بھی بڑا قانون بنانے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر خود عاشق رسول ہیں۔ جبکہ نواز شریف سیاسی دوکانداری چمکانے کے لئے فرقہ وارانہ اور نسلی فسادات کو ہوا دے کر ملک کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

○ صوبہ پنجاب میں ملتوی ہونے والے بلدیاتی انتخابات نومبر ۱۹۹۴ء میں جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔ اور ان انتخابات میں ووٹر کی عمر ۱۸ سال کردی جائے گی۔

○ پاکستان کے تین دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے لیہ کا علاقہ شدید سیلاب کی زد میں ہے۔ لیہ کے ارد گرد درجنوں بستیاں غرق ہو گئی ہیں۔ میلوں تک پانی ہی پانی نظر آرہا ہے ہزاروں افراد پانی میں گھر گئے ہیں چناب میں بھی اونچے درجے کے سیلاب کا خطرہ ہے۔ دریائے ستلج میں سیلاب کا پہلا ریلا قصور کے قریب پاکستان میں داخل ہو گیا ہے۔

○ سینیٹر ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری میں غیر مسلموں کے لئے توہین رسالت کی سزا کا کوئی تصور نہیں۔ ان جرائم پر صرف مسلمانوں کو سزا دی جا سکتی ہے۔ قائداعظم اور اقبال نے لبرل اسلامی ریاست کا تصور پیش کیا تھا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ میں اختیارات کی تقسیم پر یقین رکھتا ہوں۔